بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | یکم فتح ۱۳۴۲ ہش ۱۳ رجب ۱۳۸۳ھ یکم | نمبر ۲۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ رنومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دوبارہ اسہال کی شکایت ہوئی۔ جس کی وجہ سے کچھ ضعف رہا۔ رات نیند آگئی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

چندہ وقف جدید کی وصولی

وقف جدید کا سال ۳۱ ردسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے تمام سیکرٹریان وقف جدید و سیکرٹریان مال سے گزارش ہے کہ بجٹ کے مطابق سوفیصدی چندہ وصول کر کے جلسہ سے قبل داخلِ خزانہ کرادیں۔

جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی"

"خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا"

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم الشان بشارت دی اور آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروزِ قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔" (اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نکاح کی مبارک تقریب

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ قصرِ خلافت میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید کے فرزند اکبر صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب کا نکاح محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی صاحبزادی سیدہ امۃ الحلیم صاحبہ کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ نکاح کے اعلان کے بعد حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

اعلانِ نکاح سے قبل مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمسؔ نے خطبہ جمعہ کے آخر میں احبابِ جماعت کو یہ خوشخبری سنائی کہ نماز جمعہ کے بعد قصرِ خلافت میں صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب اور صاحبزادی سیدہ امۃ الحلیم صاحبہ کی تقریبِ نکاح عمل میں آئے گی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ رنومبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں اسلامی احکام کی روشنی میں باطنی صفائی کے ساتھ ساتھ ظاہری صفائی کی اہمیت کو واضح فرمایا۔

مجلس انصار اللہ کا مالی سال

مجلس انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ ردسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اراکین عہدہ داران سے تعاون فرماتے ہوئے اپنے بقایاجات جلد ادا فرمائیں۔ تا کہ آپ کی مجلس بقایاداروں میں شامل نہ ہو جائے جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم دسمبر ۶۳ء

مودودی صاحب اسلامی نظام کے راستہ میں سب سے بڑی روک ہیں

جس طرح پاکستان کے راستہ میں سب سے بڑی روک مودودی صاحب کی کتاب "مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم" کھڑی کی گئی تھی اور جس طرح مودودی صاحب کی کتاب "الجہاد فی الاسلام" تبلیغ واشاعت اسلام کی راہ میں سد سکندر رہے بعینہٖ اسی طرح مودودی صاحب کی اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی پاکستان میں اسلامی نظام کے راستہ میں روک بنی ہوئی ہے حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب نے اسلام کے نام پر جو اصولی قلا بازیاں کھائی ہیں انہوں نے یہاں اسلام کے وقار اور اعتماد کو سخت ناقابل اندمال زخم لگایا ہے اور ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ جتنا آپ اسلامی نظام کے قیام کا شور مچاتے ہیں اتنا ہی آپ مسلمانوں کو اسلام سے دور اور غیر مسلموں کو اسلام سے نفور بنا رہے ہیں۔

اسلام جو دنیا کے لئے امن کا پیغام اور محبت کا سلام لے کر اٹھا ہے اس زمانہ میں مودودی صاحب نے اس کو از سر نو نفرت اور افتراق کا مذہب بنانے کی کوشش کی ہے۔ ایسا دین جس کا بیج بغیر تلوار کی قلبہ رانی کے بویا ہی نہیں جا سکتا۔ اور جس کی آبیاری معصوم خون کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔ پاکستان کے مسلمان جو استبداد اور دوسروں سے غلامی سے رہائی کے نشہ سے سرشار ہو کر جھومنا چاہتے تھے۔ جو یہاں ایسی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے جس کے زیر سایہ اسلام تدرتی طور پر پنپ سکتا پھول اور پھل سکتا مودودی صاحب نے اپنے صالحیت کے کلہاڑے سے پہلے تو اس کی بنیادوں ہی کو بکھیر دینے کی کوشش کی مگر جب وہ بن گیا تو اس کی جڑیں کھوکھلی کرنے کا آغاز کر دیا۔

آپ نے اسلام کے نام پر بھولے بھالے مسلمانوں کو حکومت کے خلاف اکسانے میں طرح طرح کی حرکتوں کا ارتکاب کیا ہے اور حکومت کے خلاف باغیانہ جذبات برانگیختہ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

آپ نے اپنی اس زمانہ کی پوری لادینی تحریکوں کے طریق کار سے جو مکمل تاثر لیا اس کا مشق ناز بیچارے مسلمانوں کو بنایا گیا اور ایک ایسا لادینی فلسفہ ایجاد کیا جس کو اسلامی اصطلاحات میں سمویا گیا۔ اور پھر اس کو لے کر اٹھ دوڑے اور ہر طرف آگ بھڑکانے کی کوشش کی۔ جہاں کہیں تخریبی عناصر جمع ہوئے آپ فوراً وہاں پہنچے اور حکومت کے خلاف سب سے زیادہ خطرناک بیان داغ دیا۔

یہ عجب ستم ظریفی ہے کہ مسلمانوں میں جو کوئی اصلاح کا بیڑا اٹھا کر کھڑا ہوتا ہے وہ اپنی جدوجہد کا مقصد حکومت اور صرف حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینا ہی قرار دیتا ہے خواہ وہ کتنے ہی مقدس نام سے کام شروع کرے مگر اس کی نظر سب سے پہلے حکومت کی تبدیلی پر ہوتی ہے جس سے مطلب یہ نہیں ہوتا کہ حکومت بہتر ہاتھوں میں آ جائے بلکہ یہ ہوتا ہے کہ خود ہمارے ہاتھوں میں آ جائے۔

ایک وقت میں خاکی تحریک کا بڑا زور تھا۔ مشرقی مرحوم نے چند ہی دنوں میں راست چپ کا بازار گرم کر دیا تھا۔ شروع میں یہ ایک خدمت خلق کی تحریک کے طور پر شروع کی گئی تھی لیکن جوں جوں اس کا زور بڑھتا گیا توں توں حکومت سے اور صاحبان اقتدار سے ٹکر لینے پر آمادہ ہوتی چلی گئی۔ آخر اس کا جو انجام ہوا سب نے دیکھ لیا۔ اگر یہ تحریک اپنی جدوجہد خدمت خلق تک محدود رکھتی تو آج دنیائے اسلام میں اس سے بہتر اور مفید تحریک شاید کوئی نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں کوئی تحریک بھی حکومت پر ہاتھ ڈالنے کے وارے رہ ہی نہیں سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ساری دنیائے اسلام میں ایک بھی خدمت خلق کی تحریک مغربی خدمت خلق کی ادنیٰ سے ادنیٰ تحریک کے مقابلہ میں پیش نہیں کی جا سکتی۔

ایک مغربی ڈاکٹر بے سروسامان گھر سے نکلتا ہے اور وحشی اقوام میں جا کر ایک چھوٹی سی ڈسپنسری کھولتا ہے۔ چند ہی دنوں میں وہ چھوٹی سی ڈسپنسری ایک عظیم الشان ہسپتال بن جاتی ہے اور ساتھ ہی ایک عیسائی مشن گھر اور گرجا نمودار ہو جاتے ہیں اور چند ہی دنوں میں تمام وحشی کی وحشی قوم جو صدیوں سے مردم خوار چلی آتی تھی محبت اور رواداری کا پیکر بن جاتی ہے۔

آج ہم دنیا کے چپہ چپہ پر عیسائی مشن ہسپتال اور خدمت خلق کے ادارے کام کرتے ہوئے جو دیکھتے ہیں ان میں سے اکثر کی بنیاد اسی طرح رکھی گئی ہے ایک آدمی ایک کام شروع کرتا ہے۔ چونکہ وہ نیک نیتی سے اور خلوص سے کام کرتا ہے اس کی غرض حکومتی نظام کو تہس نہس کرنے کی نہیں ہوتی اس لئے تمام عیسائی دولتمند اس کی مدد کو کھڑے ہو جاتے ہیں۔

دور جانے کی ضرورت نہیں ہمارے ہمسایہ ملک میں ونوبا وے کے ہی کام کو دیکھئے۔ اس واحد نیک نیت شخص نے ہزاروں لاکھوں ایکڑ اراضی بڑے بڑے زمینداروں سے لے کر غرباء میں بانٹ دی ہے۔ یہی نہیں اس شخص نے ہندوؤں کے دلوں میں جو اسلام کے متعلق غلط فہمیاں تھیں ان کو بھی بڑی حد تک دور کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے بلکہ اس نے قرآن کریم کا ایک خلاصہ بھی شائع کیا ہے حالانکہ وہ نام کا بھی مسلمان نہیں ہے لیکن اس لحاظ سے بھی اس نے تبلیغ اسلام میں مودودی صاحب سے ہزاروں گنا زیادہ کام کیا ہے۔

اس کے مقابلہ میں ہم کو بتایا جائے کہ مودودی صاحب نے اپنی بیس تیس سالہ تگ و دو میں سوا اس کے اور کیا کام کیا ہے کہ سیاسی کشمکش حصہ سوم۔ الجہاد فی الاسلام۔ قتل مرتد ایسی تصنیفات شائع کر کے مسلمانوں میں تفرق و تشتت اور غیر مسلموں میں اسلام کے برخلاف نفرت پیدا کی ہے۔ آپ حکومت سے نیچے تو کوئی کام کرنا اپنی شان کے ہی خلاف سمجھتے ہیں۔ اب دیکھئے سارے مغربی پاکستان میں ہزاروں گھرانے اور لاکھوں کروڑوں انسان ایسے ہیں جو ہمدردی محبت اور خدا ترسی کے محتاج ہیں۔ نصف سے کچھ ہی کم مسلمان بھک منگے بنتے جاتے ہیں۔ لاکھوں مریض دوا دارو سے محروم ہیں۔ ہزاروں اپاہج امداد کے طلبگار اور محتاج ہیں مگر آپ ڈھاکہ بنگالہ پہنچ گئے ہیں اس لئے کہ وہاں حکومت کی اسمبلی کا سیشن ہو رہا ہے تاکہ ارکان اسمبلی میں پھوٹ ڈالیں اور جوڑ توڑ کریں۔ کیونکہ وہ پاکستان میں بزعم خود اسلامی قانون کا نفاذ چاہتے ہیں اور بغیر حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینے کے وہ ایسا کر نہیں سکتے۔ حالانکہ اگر آپ کو اسلام کا ذرا بھی علم ہوتا تو معلوم ہوتا کہ صرف لادینی قانون کا نفاذ ہی اوپر سے ہوا کرتا ہے۔ اسلام جس کی بنیاد تسلیم و رضائے الٰہیہ ہے وہ نیچے سے اوپر کو چلتا ہے اوپر سے نیچے نہیں ٹھونسا جاتا۔ مگر نہیں آپ اسلام کے بڑے چیمپئن ہیں۔ ایک آدھ چلتی پھرتی ڈسپنسری چلا کر اور لوگوں سے روپیہ بٹور کر مصیبت زدگان طوفان کے لئے بھیجتے ہیں تاکہ رائے عامہ سمیٹ کر انتخابات میں فائدہ اٹھایا جائے تاکہ بھولے بھالے مسلمان واہ واہ کہہ کر ان کی صندوقڑیوں میں اپنے ووٹ ڈالیں خواہ دنیا میں اسلام کی ہوا بگڑ جائے۔ خواہ غیر مسلموں کے دلوں میں اسلام کا بالکل غلط اور نفرت انگیز تصور جم جائے۔ اس کی ان کو کوئی پرواہ نہیں۔ وہ تو اسلامی قانون کا نفاذ چاہتے ہیں اور بڑی شان سے چاہتے ہیں۔ وہ تو تلوار کی نوک سے اسلام کی محبت لوگوں کے دلوں میں بونا چاہتے ہیں تاکہ رہا سہا اسلام بھی وہاں سے کوچ کر جائے۔

آپ نے چند سومنی چیلوں کو اپنے گرد جمع کر لیا ہے جن کو آپ اسلامی حکومت قائم کرنے کی تربیت دے رہے ہیں جو ہر کہیں اسلامی نظام اسلامی نظام کی پکار ڈال کر حکومت کے خلاف بغاوت پھیلاتے اور فساد فی الارض کے بیج بوتے ہیں۔ لوگوں سے ہمدردی کا اظہار صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ان کو متفقین میں شامل کر کے انتخابات میں ان سے مدد لی جائے مسلمان سادہ دل ہوتا ہے وہ گندم نما جو فروشی کی حقیقت کو پہنچنے کی کوشش ہی نہیں کرتا ان میں سے بعض سرکاری دفتروں میں گھسے ہوئے ہیں اور بعض طالب علموں میں کام کرتے ہیں۔ اور اکثر بلکہ تمام کے تمام جماعت احمدیہ کے خلاف بدظنیاں پھیلاتے ہیں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ مخلص اسلامی طریق پر کام کرنے کی وجہ سے سعید روحوں کو مقبول ہے وہ جماعت جس نے سیاسی ہیر پھیر سے الگ تھلک رہ کر اس حقانی تحریک کو مسلمانوں ہی میں نہیں بلکہ ہر قوم میں پہنچا دیا ہے جس نے تمام دنیا کے کفر گڑھوں میں کعبۃ اللہ کے ہمدرد پیدا کر دئے ہیں جنہے اسلام کی دینی اور دنیوی برکات کا سکہ اغیار مغرب کے مزاجوں میں بھی بٹھا دیا ہے جنہے باری تعالیٰ کی توحید اور رسالت محمدیہ کا جھنڈا دنیا کے ہر کنارے پر لہرا دیا ہے۔

مودودی صاحب اور ان کے اسلامی

(باقی صٗ پر)

ہمارا جلسہ سالانہ

ایک نہایت بابرکت، خالص دینی اور روحانی اجتماع

محترمہ امۃ المالک صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

دنیاوی نقطۂ نگاہ سے ہمارے جلسہ سالانہ کو کوئی نمایاں حیثیت حاصل نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کا مرکز ربوہ کوئی صنعتی مرکز نہیں۔ یہاں پر آنے کے لئے کوئی دنیاوی کشش بھی موجود نہیں۔ پھر وہ کونسی طاقت ہے اور وہ کونسی کشش ہے جو جلسہ کے ایام میں اَن گنت مخلوق کو یہاں کھینچ لاتی ہے۔ جن میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں افراد شامل ہوتے ہیں۔ لیکن ان جلسوں اور میلوں اور ہمارے اس جلسہ سالانہ میں بے انتہا فرق ہے۔ کجا وہ دنیاوی اور محض دنیاوی کھیل تماشے اور کجا ہمارے جلسہ سالانہ کا خالص دینی اور روحانی ماحول۔ پُراثر تقاریر۔ اجتماعی نمازیں پُرسوز دعائیں۔ یہی وہ کشش ہے جو خفقان زدہ کر دینے والے جاڑے کی شدت کے باوجود گھر کے نرم بستر چھوڑ کر ربوہ کی خاک پر سونے کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

"اس جلسہ کو کوئی معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں اس کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ لہٰذا جلسہ سالانہ کی صحیح اہمیت کا اندازہ تو صرف اس جملہ سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔"

ہمارا جلسہ سالانہ خدائے بزرگ و برتر کا عظیم الشان نشان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت جبکہ قادیان جیسے مختصر گاؤں کے لوگ بھی آپ کی عظمت کو نہ جانتے تھے الہام کے ذریعہ یہ خبر دی

یاتیک من کل فج عمیق
ویاتون من کل فج
عمیق

نیز فرمایا:۔

"میں تمہیں زمین کے کناروں تک
عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔
تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت
دلوں میں بٹھاؤں گا۔"

کس قدر ایمان افروز ہیں یہ الہامات۔ کجا وہ زمانہ کہ آپ کی روحانی عظمت سے آپ کے گاؤں کے لوگ بھی ناآشنا تھے اور کجا یہ وقت کہ دنیا کے گوشہ گوشہ سے لوگ آپ کے نام پر کھچے چلے آتے ہیں۔ کجا وہ وقت کہ سرزمین قادیان ایک گمنام بستی خیال کی جاتی تھی اور کجا یہ وقت کہ اس احمدیہ مرکز میں ہر سال احمدیت کے شیدائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فدا ہونے والے وجود عقیدت اور اخلاص سے لبیک کہتے ہوئے چلے آتے ہیں۔ اس قادر مطلق کا یہ نشان کوئی معمولی نشان نہیں۔ اس کا ذکر خود حضرت اقدس نے یوں فرمایا ہے ؎

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

دیکھو خدا نے اک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

۱۸۹۱ء میں جب حضور نے اس جلسہ کی بنیاد رکھی تو اس وقت آپ کے خلاف مخالفت کا ایک شور برپا ہو گیا۔ مختلف مذاہب کے لوگ متفق ہو کر آپ کے خلاف ہو گئے۔ علماء نے کفر کے فتوے جاری کئے اور آپ کا بائیکاٹ کیا گیا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بٹالہ کے ریلوے سٹیشن پر کھڑے ہو کر قادیان جانے والوں کی راہ روکنے لگے۔ عین اس شدت مخالفت میں آپ نے ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اشتہار شائع کیا کہ:۔

"۲۷ دسمبر کو قادیان کی سرزمین پر اس عاجز کے محبّوں اور مخلصوں کا جلسہ ہوگا ... لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے احباب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں"

حضور کے اس اشتہار کے شائع ہونے پر ایک مخالف مولوی نے یہاں تک فتوےٰ صادر کیا کہ

"ایسے جلسہ پر جانا بدعت ہے اور ایسے جلسوں کا تجویز کرنا محدثات میں سے ہے۔ اور جو شخص اسلام میں ایسا امر پیدا کرے وہ مردود ہے"

حضور پاک نے اس مخالفانہ فتوے کی تردید میں ایک اور اشتہار ۷ دسمبر کو شائع فرمایا جس میں کلام پاک اور احادیث رسول اللہ کی رو سے یہ ثابت کر دیا کہ جن نیک اور مقدس اغراض کے ماتحت یہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ ان کی وجہ سے یہ جلسہ نہ صرف جائز بلکہ بہت ضروری اور اہم ہے اور اس کے لئے سفر اختیار کرنا بہت ہی ثواب کا کام ہے۔ جس قدر لوگوں کو جلسہ میں شرکت کرنے سے روکا گیا۔ اسی قدر خدا کے فرشتے اسے کھینچ کھینچ کر مقام مسیح کی طرف لانے گئے اور اس طرح ۱۸۹۱ء کے پہلے جلسہ میں ۷۵ افراد نے شمولیت کی۔ دوسرے سال ۳۲۷ نے اور پھر حضور کی زندگی میں جو آخری جلسہ منعقد ہوا اس میں ۷۰۰ مخلصین نے شرکت کی۔ پھر آپ کی وفات کے بعد کم فہم لوگوں نے سمجھا کہ اب یہ سلسلہ قائم نہیں رہ سکتا۔ مگر قدرتِ الٰہی غالب آئی۔ اور خلافت اولیٰ کے آخری سال یعنی ۱۹۱۳ء میں ۳۵۰۰ شامل ہوئے۔ سچ ہے کہ کون ہے جو خدا کی تقدیر کو ٹال سکے؟

ایک مرتبہ ایک امریکن حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی صداقت کا نشان طلب کیا۔ آپ نے فرمایا۔ خود آپ کا امریکہ سے چل کر میرے پاس آنا ہی میری صداقت کی ایک واضح دلیل ہے۔ کیونکہ خدائے عزوجل نے آج سے کئی سال قبل یہ بشارت دی تھی کہ لوگ تیرے پاس دور دراز علاقوں سے چلکر آئیں گے۔

آج ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ دور دراز علاقوں سے چلکر والہانہ عقیدت اور شوق سے حضور پُرنور کے مقرر کردہ ایام میں اس کثرت سے چلے آتے ہیں کہ ایک مخالف سے مخالف شخص بھی اس سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔ الغرض جلسہ سالانہ کو جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے۔ یہ خداتعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"یہ جلسہ محض تقریروں کا جلسہ نہیں یہ دعا کا جلسہ ہے اور اس لحاظ سے یہ جلسہ ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے ایسی تاریخی حیثیت جو چند مہینوں یا چند سالوں یا چند صدیوں تک نہیں بلکہ اس دنیا میں بنی نوع انسان کی زندگی کے اختتام تک چلی جائے گی۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے افراد محض ایک جلسہ میں شامل نہیں ہو رہے بلکہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنانے میں حصہ لے رہے ہیں"

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

مورخہ ۲۶-۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعرات۔ جمعہ و ہفتہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت ابھی سے عزم کرلیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوکر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

نیز حضرت مسیح موعود نے فرمایا:-

"تمام مخلصین کو اگر خدا تعالیٰ چاہے حتی الوسع محض ربانی باتوں کو سننے کے لئے مقررہ تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اِس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ نیز اِن مخلصین کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ الرحمٰن الرحیم کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔"

بااینہمہ آپ نے یہ بھی فرمایا:-

"اِس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے ہٰذا احباب کو چاہیئے کہ وہ پہلے ہی سے اِس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر کر رکھیں اور اگر تدابیر اور کفایت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ سفر کے لئے ہر روز یا ہر ماہ جمع کرتے جائیں تو بلا توقّف سرمایہ میسر آجائے گا۔"

ربوہ قادیان کے ظلّ کے طور پر ہے۔ ربوہ کی زمین بابرکت ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔ اس کے چپّہ چپّہ پر دعائیں کی جاتی ہیں۔ اس کے ہر حصہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے جاتے ہیں جگہ جگہ اذانیں دی جاتی ہیں۔ نمازیں ادا کی جاتی ہیں جن کی وجہ سے سرزمین ربوہ مبارک اور بابرکت ہے۔ ربوہ اور قادیان کے مبارک جلسوں میں شامل ہونے والوں کے لئے امام الزمان حضرت مسیح موعودؑ نے خاص دعائیں فرمائی ہیں۔ مثلاً فرمایا:-

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے غم دور فرمائے۔ ہر تکلیف سے اسے خلاصی دے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ ان کو اٹھائے جن پر اس کا فضل اور رحم ہو اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔"

پس ہمارا جلسہ سالانہ ایک خالص دینی اور روحانی اجتماع ہے جو اس مقدس سرزمین پر منعقد ہو رہا ہے جس بنجر اور بے آب و گیاہ وادی کو خدا تعالیٰ نے اپنے موعود خلیفہ کے منہ سے نکلی ہوئی ابراہیمی دعاؤں کے طفیل اسلام کے چوتھے مرکز کا درجہ دیا ہے۔ اس اجتماع میں شمولیت کا مقصد صرف یہ ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کی جائے۔ اپنے ایمان کو تازہ کیا جائے۔ اِن مبارک لمحات میں ہر وقت معبودِ حقیقی کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اپنے اندر ایک ایسی پاک تبدیلی پیدا ہو کہ یہاں سے واپسی پر ہمارے چہروں سے اسلام اور احمدیت کی صداقت آشکارہ ہو۔ اور دورانِ جلسہ تمام تقاریر کو غور سے سنیں اور جلسہ سالانہ کی برکات کا زیادہ سے زیادہ حصہ لیتے ہوئے اپنی روحوں کو ایک عظیم الشان انقلاب سے روشناس کریں۔ آج بھی اس مقدس سرزمین میں ایک ایسا پاک وجود موجود ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے خدا تعالےٰ ہمارا وہاں جانا مبارک کرے اور جب ہم جلسہ سالانہ کی کارروائی کے اختتام پر گھر کو لوٹیں تو ہم حقیقی احمدیت کا ایک بہترین نمونہ ہوں۔

آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے!

تحریک جدید کے مطالبہ سادہ زندگی کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

(مرتبہ محمد اعظم صاحب مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نگران بورڈ کے حالیہ فیصلہ کے مطابق مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۳ء سے ۷ دسمبر ۱۹۶۳ء تک ایک ہفتہ تمام جماعتیں سادہ زندگی کا ہفتہ منائیں گی۔ اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض وہ ارشادات مجالس خدام الاحمدیہ اور دیگر احباب جماعت کی رہنمائی کے لئے پیش ہیں۔ جو سادہ زندگی کی غرض و غایت واضح کرتے اور اس کو اختیار کرنے کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان ارشادات کو جماعت اور خدام کے سامنے وقتاً فوقتاً رکھتے رہنا چاہیئے تا زیادہ سے زیادہ احمدی احباب سادہ زندگی کے مطالبہ پر عمل پیرا ہو سکیں۔ اور اس کی اصل غرض جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں درج ذیل ہے کو پورا کرنیوالے ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"یہ ہدایات میں نے اس لئے دی ہیں کہ اس زمانہ میں اسلام کو مالی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اگر کھانے پینے اور آسائش و زیبائش کے کاموں پر ہی سارا خرچ کر دیا جائیگا تو اسلام کی ضروریات کہاں سے پوری ہوں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۵۹)

خلاصہ ارشادات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

مطالبہ سادہ زندگی کی اہمیت و مقصد

حضور فرماتے ہیں:-

ریڑھ کی ہڈی:- "اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے اس میں غریبوں کا امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے کیونکہ وہ جو کچھ جمع کریں گے اپنی ضرورت کے لئے کریں گے۔ اس طرح امراء کو بھی اس سے فائدہ ہے۔ اگر کوئی مصیبت کا وقت آجائے تو اس وقت پس انداز کیا ہوا سرمایہ ان کے کام آئے گا۔"

(خطبہ جمعہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

روحانی ترقی:- "یاد رکھنا چاہیئے کہ کم خوری کم گوئی اور کم سونا یہ روحانی ترقیات کے لئے اولیائِ الٰہی ضروری بتاتے ہیں۔"

تبلیغ کا ذریعہ:- میں سمجھتا ہوں اگر غیروں کے ہاں کی دعوتوں کے مواقع پر بھی ایک ہی کھانے پر اصرار کیا جائے تو اقتصادی فوائد کے علاوہ اس سے پراپیگنڈا بھی ہو سکتا ہے مثلاً جب کوئی کہے گا کہ میں ایک ہی کھانا کھاؤں گا تو دوسرا شخص ضرور اس کی وجہ دریافت کرے گا وہ اس کا جواب دے گا کہ اس وقت اسلام اور سلسلہ احمدیہ جن حالات میں سے گزر رہا ہے وہ بہت پریشان کن ہیں۔ اور ان کے لئے یہ موقعہ بہت نازک ہے۔ اس لئے میرا فرض ہے کہ اپنے آپ کو اس جنگ کے لئے تیار کروں جو اسلام اور سلسلہ کے وقار کے لئے ہمیں جلد کرنی پڑے گی۔ اور چٹخارے کی عادت ڈالنے اور چسکے سے بچنے کیلئے ہماری جماعت نے یہ تحریک کی ہے کہ صرف ایک ہی کھانا کھایا جائے تو میزبان کے دل میں بھی ضرور احساس پیدا ہوگا اور یہ بھی ایک رنگ کی تبلیغ ہو جائے گی اور اگر وہ اس تجویز پر عمل پیرا ہوگا تو اس کی اقتصادی حالت بھی درست ہو گی۔"

سادہ زندگی کا مقصد اور حکمت:- ۱۔ "اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اسلئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں۔ اور اخراجات کم کر دیں۔ تا کہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے۔ وہ تیار ہوں ..... سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے۔"

۲۔ "ایک کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح امارت اور غربت کا سوال جاتا رہتا ہے نیز یہ کہ جب مشکلات کا وقت آئے تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت کی راہ میں حائل ہو اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے۔"

۳۔ "میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسکے بغیر جماعت میں قربانی کا صحیح مادہ کسی صورت میں بھی پیدا نہیں ہو سکتا اور اگر تم سمجھو کہ اسکے بغیر تم روحانیت کا مقام حاصل کر لو گے تو یہ نفس کو دھوکا دینے والی بات ہے۔"

۴۔ "میں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سادہ زندگی اختیار نہیں کرتا وہ احمدی نہیں۔ مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ وہ علیٰ شفا حفرۃ من النار ہے۔ بالکل ممکن ہے کہ اس کا ایمان ضائع ہو جائے۔"

۵۔ "علاوہ ازیں سادہ زندگی اختیار نہ کرنے کے نتیجہ میں نہ وہ اخوت پیدا ہوگی جس سے روحانی سلسلے ترقی کرتے ہیں۔ اور نہ غربت و امارت کا امتیاز دور ہوگا۔"

مستقل تغیر کی ضرورت: پہلے تو جماعت نے اس تحریک کو میری اطاعت کے طور پر مانا تھا۔ مگر اب میں چاہتا ہوں۔ کہ دوست اس بات کو دیکھیں۔ کہ کس طرح خدا تعالیٰ تحریک جدید کے زمانہ میں ہی ایسے حالات پیدا کر دئے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں لوگ اسی بات پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ اپنے حالات زندگی میں تغیر پیدا کریں۔ اور کھانے پینے کی چیزوں میں کمی کریں پس انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ دنیا میں اس قسم کے زمانے بھی آتے رہتے ہیں۔ اسلئے انہیں نہ عارضی طور پر بلکہ مستقل طور پر اپنی عادتوں میں ایسا تغیر نہ پیدا کرنا چاہیئے اور اپنے حالات زندگی میں ایسی سادگی اختیار کرنی چاہیئے کہ زمانہ کا رنگ کیسا ہی بدل جائے انہیں کوئی دکھ اور تکلیف محسوس نہ ہو۔ پس یہ احکام ایسے نہیں۔ جنہیں بدلنے کی ضرورت ہو۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت ان میں زیادہ سختی کی ضرورت پیش آجائے۔

حقیقی مساوات: "آج اسلام کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے۔ کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے اسلام کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے اسلام کی خدمت کا احساس ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں۔ اور ایسا بنائیں کہ زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کرنے کے قابل ہو سکیں۔ اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں۔ جن کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔"

تمدن اسلامی کا نقطہ مرکزی: "میں جہاں تک اسلام پر غور کرتا ہوں۔ مجھے اس کے تمدن کا یہ نقطہ مرکزی نظر آتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہزاروں قومی خرابیاں تکلفات سے پیدا ہوتی ہیں۔"

"سادہ زندگی" پر خاص زور دیا جائے

"سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے۔ عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلائی جائے۔"

اب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وہ ارشادات پیش کرتا ہوں جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے سادہ زندگی کے مختلف پہلوؤں کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرمائے ہیں:

الف کھانا

۱۔ ایک سالن۔ "سوائے مہمان کی خاطر (وہ بھی غیر ہونے کی صورت میں) ایک وقت ایک کھانا تیار کیا جائے۔ مہمانی بھی صرف تین دن تک ہونی چاہیئے۔ زیادہ دن ٹھہرنے والا مہمان کی تعریف میں نہیں آتا۔ جن علاقوں میں اچار، چٹنی وغیرہ سالن کے قائم مقام ہوں وہاں پر اس کے استعمال میں بھی احتیاط برتنی چاہیئے۔

۲۔ ناشتہ۔ ناشتہ میں پینے والی چیز کے ساتھ کھانے والی صرف ایک ہی چیز استعمال کی جائے۔

۳۔ میٹھا۔ کبھی کبھار میٹھی چیز کے ساتھ تیار کرنے کی اجازت ہے۔ مثلاً ہفتہ میں ایک بار۔ روزانہ زائد میٹھی چیز کھانے کے ساتھ تیار کرنے کی احتیاط کی جائے۔

۴۔ دودھ لسی وغیرہ پینے کی چیزیں ہیں۔ ان کی استعمال جائز ہے۔ بعض حالات میں ضروری بھی۔ البتہ دہی بطور زائد سالن کے استعمال کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

۵۔ بیماری کی حالت میں ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کیا جائے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں

۶۔ تحفہ۔ کبھی کبھار کا تحفہ بصورت زائد کھانا، استعمال کرنا جائز ہے۔ تحفہ دینے والے کا دل رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ دو ہمسائے روزانہ ایک دوسرے کے گھر کھانا بھجوانا اپنی عادت نہ بنالیں۔

۷۔ عیدین کے موقع پر اور جمعہ کے روز ایک سے زائد کھانے کی اجازت ہے۔ نیز ایسے موقع پر تحفہ دینا اور قبول کرنا بھی درست ہے۔ مگر یہ ملحوظ رہے۔ کہ کفایت جس قدر ممکن ہو کی جائے۔

۸۔ شادی کے موقع پر دو کھانے دیئے جا سکتے ہیں۔

۱۔ لباس کی غرض یہ ہے۔ کہ عریانی نہ ہو۔ اور زینت ہو۔ لیکن عام طور پر لباس کے عام معنے زینت سے نکل کر فخر اور فیشن کی طرف چلے گئے ہیں بہت سے لوگ دکھانے کے لئے کپڑے بناتے ہیں۔ ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ کسی کو یہ دکھائیں کہ تمہارے جیسا کوٹ میں نے بھی بنا لیا ہے۔

۲۔ عورتیں ایسی پابندی کریں۔ کہ محض پسند پر کپڑا نہ خریدیں گی بلکہ ضرورت پر کپڑا لیں گی۔

۳۔ پھیری والے سے کپڑا خریدنے کی عادت کو ترک کرینگی۔ کہ اس طرح بلا ضرورت کپڑا خریدنے کی عادت پڑتی ہے۔ یہ عادت اسراف میں بہت ممد ہے۔

۴۔ کپڑے خواہ کتنے گراں ہوں ایک عرصہ تک کام دے سکتے ہیں۔ مگر فیتے۔ گوٹہ کناری وغیرہ لباس پر صرف ٹانکے جاتے ہیں۔ اور ہر روز بدلے جا سکتے ہیں۔ اس لئے ہر فیشن کو دیکھ کر عورتیں رنجھ جاتی ہیں۔ اور نیا فیتہ خرید کر پہلے فیتہ کی جگہ لگا لیتی ہیں۔ اور میرا تجربہ ہے کہ کپڑوں پر اتنی قیمت نہیں لگتی جتنی ایک فیشن پرست عورت کے فیتوں پر

ج۔ زیور

۱۔ "نیا زیور بنوانے بند کر دیں۔ سوائے شادی بیاہ کے اور شادی بیاہ میں بھی پہلے سے کمی کر دیں

۲۔ ٹوٹے ہوئے زیور کی مرمت جائز ہے اور اسے مرمت کرا کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر روپیہ اور خرچ نہ کیا جائے۔"

۳۔ "درحقیقت زیور اقتصادی لحاظ سے نہایت مضر چیز ہے کیونکہ اس میں قوم کا روپیہ بغیر کسی فائدہ کے پھنس جاتا ہے اور دراصل یہی وہ سونا چاندی اکٹھا کرنا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو لوگ سونا چاندی اکٹھا کرتے ہیں قیامت کے دن اس سونے اور چاندی کو گرم کر کے ان کے جسم پر داغ لگایا جائے گا اس لئے زیورات کی کثرت بھی ناپسندیدہ امر ہے ہاں عورت کی اس کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ وہ زیور کو پسند کرتی ہے اسے تھوڑا سا زیور پہننے کی اجازت ہے۔

۴۔ زیورات ملک کی صنعت و حرفت کی ترقی میں سخت روک ہیں ایک عورت اگر اپنے پاس دس ہزار روپیہ کا زیور بھی رکھ لیتی ہے تو اس کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے لیکن اگر وہ دس ہزار روپیہ تجارت میں لگا دیتی ہے اور پندرہ بیس آدمی پرورش پا جاتے ہیں تو اس سے ملک اور قوم کو بہت بڑا فائدہ پہنچے گا۔ پس زیورات کے بنوانے میں جس قدر احتیاط کی جا سکے وہ نہ صرف امارت اور غربت کا امتیاز دور کرنے کے لئے نہ صرف مذہبی احکام کی تعمیل کرنے کے لئے بلکہ اپنے ملک کو ترقی دینے کے لئے بھی نہایت ضروری ہے۔"

د۔ سینما اور تماشے

۱۔ "ان کے متعلق میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلی پرہیز کرے ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔"

۲۔ "سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔"

۳۔ "میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔"

۴۔ "نمائش وغیرہ کے موقع پر تجارتی حصہ کو دیکھنا جائز ہے کپڑے دیکھو۔ بیج دیکھو۔ دوسری چیزوں کو دیکھو اور ان سے اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے فائدے کی باتیں نکالو مگر تماشہ کا حصہ دیکھنا جائز نہیں۔"

۵۔ "احباب ہرگز ان تماشوں میں نہ جائیں حتے کہ مفت بھی نہ دیکھیں۔"

۶۔ "میری یہی رائے ہے کہ تماشا تبلیغی بھی ناجائز ہے۔"

ہ۔ شادی بیاہ

"شادی بیاہ خوشی کے مواقع پر اخراجات میں اصلاح ہو سکتی ہے ... چونکہ یہ جذبات کا سوال ہے اس لئے میں یہ حد بندی تو نہیں کر سکتا کہ اتنے جوڑے اور اتنے زیور سے زیادہ نہ ہوں ... جو شخص اپنی لڑکی کو زیادہ دینا چاہے وہ کچھ زیور کپڑا اور نقدی کی صورت میں دے دے۔"

ولیمہ: "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بڑے سے بڑا ولیمہ بھی اتنا ہی ہوگا جتنے ہمارے ہاں چھوٹے ہوتے ہیں حالانکہ ولیمہ پر دس پندرہ دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے یا جیسا کہ سنت ہے ایک بکرا ذبح کیا شوربا پکایا اور خاندان کے لوگوں میں بانٹ دیا۔"

مہر: "میں نے مہر کی تعیین چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمدنی کی کی ہے یعنی مجھ سے اگر کوئی مہر کے متعلق مشورہ لے تو میں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اپنی چھ ماہ کی آمد سے ایک سال تک کی آمد بطور مہر مقرر کرو۔ اور یہ مشورہ میرا اس امر پر مبنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے الوصیت کے ذریعہ میں دسویں حصہ کی شرط رکھوائی ہے گویا اسے بڑی قربانی قرار دیا ہے اس بنا پر میرا خیال ہے کہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ باقی اخراجات کو پورا کرتے ہوئے مخصوص کر دینا معمولی قربانی نہیں بلکہ ایسی قربانی ہے کہ جس کے بدلے میں ایسے شخص کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے اس حساب سے ایک سال کی آمد جو گویا متواتر دس سال کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے بیوی کے مہر میں مقرر کر دینا مہر کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے بہت کافی ہے بلکہ میرے نزدیک انتہائی حد ہے۔"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چیدہ چیدہ ارشادات پیش کرنے کے بعد آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودات پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم دین کی ضروریات کو سمجھنے والے ہوں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا جان۔ مال وقت اور عزت کو قربان کرنے والے ہوں اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

درخواست دعا

محترم حاجی محمد فاضل صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی اہلیہ صاحبہ محترمہ ایک عرصہ سے بہت بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں

بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مجالس خدام الاحمدیہ مشرقی پاکستان کے دوسرے سالانہ اجتماع کی مختصر روئیداد

مجالس خدام الاحمدیہ مشرقی افریقہ پاکستان کا دوسرا صوبائی اجتماع مورخہ دو تین نومبر کو ریپبلک سکوائر براہم برٹریہ میں منعقد ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے صوبہ کے دور دراز علاقوں سے تقریباً تین سو خدام اور اطفال نے سعادت حاصل کی۔

۲ر نومبر سات بجے صبح تلاوت قرآن کریم کے بعد قومی اور خدام الاحمدیہ کے پرچم لہرائے گئے۔ اس کے بعد مکرم مولوی مصطفےٰ علی صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان نے اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی اجلاس کے بعد آپ نے علاقائی قائد کے ساتھ خیمہ جات کا معائنہ فرمایا۔ ازاں بعد ساڑھے بارہ بجے تک کبڈی بیڈ منٹن۔ والی بال۔ دوڑیں اور دوسری کھیلیں منعقد ہوئیں۔

ظہر و عصر کی نماز کے بعد سیرت النبی" صداقت مسیح موعودؑ" اور" خلافت کی ضرورت" کے موضوعات پر خدام نے تقاریر کیں۔

مکرم مولوی مصطفےٰ علی صاحب اور مکرم غلام صمدانی صاحب خادم نے تربیتی امور سے متعلق سامعین سے خطاب کیا۔ اور خدام و اطفال کو اپنے اندر صحیح اسلامی روح پیدا کرنے کی تلقین کی۔ یہ پروگرام رات ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ دوسرے روز نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن پاک دیا گیا اور اس کے بعد اجتماعی ورزش ہوئی۔ ساڑھے آٹھ بجے تک تلاوت قرآن کریم اور اردو و بنگالی پرنظم، کے مقابلہ جات ہوئے۔ ساڑھے دس بجے تک والی بال اور بیڈ منٹن کے فائنل میچز ہوئے۔ کھیلوں کے بعد علمی اور مذہبی سوالات کے جوابات دیئے گئے اور کشتی (رسہ) کا امتحان لیا گیا۔

نماز ظہر و عصر کے بعد شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں مفید اور ضروری تجاویز پر غور کیا گیا اور اہم فیصلے کئے گئے۔ ساڑھے چار بجے شام اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ مولوی مصطفےٰ علی صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب سے سامعین کو نوازا۔

عہد نامہ اور دعا کے بعد اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

امسال حج کا ارادہ رکھنے والے احباب توجہ فرماویں

جب سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عاجز کو اپنی بیگم صاحبہ کے حج بدل کا شرف دیا ہے۔ حج سے تعلق رکھنے والی خط و کتابت عموماً خاکسار کے پاس برائے جواب پہنچ جاتی ہے۔ اب چونکہ پھر حج کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ اسلئے خواہشمند احباب کی راہنمائی کے لئے بندہ کی خدمات حاضر ہیں۔ اس ضمن میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس معاملہ میں اب محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ بھی دلچسپی رکھتے ہیں اور آنمکرم نے امسال حج کے خواہشمندوں کے پتے وغیرہ عاجز سے دریافت فرمائے ہیں۔ سو احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اپنے ارادہ سے براہ راست محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ کو یا عاجز کو مطلع فرمادیں تا حتی المقدور اس مقدس کام میں ان کی راہنمائی کی جا سکے۔

(شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان برائے انتخاب مقامی آڈیٹرز

نظارت ہذا کی طرف سے متعدد بار جملہ جماعتوں کو یہ ہدایت بذریعہ اخبار الفضل دی جا چکی ہے کہ اپنے ہاں آڈیٹر مقرر کروائیں اور اس کے لئے انتخاب کروا کر جلد رپورٹ کریں۔ مگر بہت سی جماعتوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ لہذا جملہ ایسی جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان کو جن کے ہاں ابھی تک آڈیٹر مقرر نہیں ہوئے۔ تاکید کی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد آڈیٹر کا انتخاب کروا کر منظوری کے لئے رپورٹ بھجوا دیں۔ امراء حلقہ جات و امراء اضلاع بھی اس امر کا انتظام فرماویں کہ ان کے ماتحت تمام مقامی جماعتوں کے آڈیٹر کا انتخاب ہو کر نظارت علیا میں جلد از جلد آ جائے۔ اس امر کا خیال رکھا جائے کہ انتخاب کے لئے معزز احباب کے نام پیش ہوں۔ ان کے حلف و ضمانت کے مکمل ایڈریس رپورٹ انتخاب میں درج ہونے چاہئیں۔ اسی طرح آڈیٹر کے عہدہ کے لئے منتخب ہونے والے دوستوں کے مکمل ایڈریس بھی مطلوبہ رپورٹ میں درج کئے جائیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اعلان

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کو تربیتی دورہ جات نیز مختلف مجالس میں خدام و اطفال کو دینی تربیت دینے کے لئے ایسے احباب کی ضرورت ہے۔ جو کسی قدر علم دین رکھتے ہوں۔ اور قلیل معاوضہ یا بلا معاوضہ کچھ وقت خدمت کے لئے وقف کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ریٹائرڈ احباب کے لئے خدمت دین کا یہ عمدہ موقع ہے۔ جو احباب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس نیک کام میں مجلس کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہوں وہ خاکسار کو مع اپنے کوائف کے مطلع فرمائیں۔

اطفال الاحمدیہ کا قیام

جماعت احمدیہ کی ترقی اور مضبوطی کے لئے ہمیں اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت المصلح الموعود نے اہم فریضہ کی ادائیگی میں والدین کی مدد کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ کو قائم فرمایا۔ اب یہ ضروری ہے کہ جہاں کہیں کم از کم ۳ بچے ۷ سے پندرہ سال تک کی عمر کے ہوں۔ وہاں مجلس اطفال الاحمدیہ کو قائم کیا جائے۔ جس کا آسان ذریعہ یہ ہے

۱۔ جہاں مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہے۔ وہاں کے قائد صاحب کسی موزوں خادم کو ناظم اطفال الاحمدیہ مقرر فرما کر بچوں کی تعلیمی کلاس شروع کرا دیں۔ اور مہتمم اطفال الاحمدیہ ربوہ کو اطلاع دیں تا ناظم اطفال کی مدد کی جا سکے۔ تعلیم و تربیت کے کام کو چلانے کے لئے بڑی عمر کے صاحب علم و وقار دوست کو بطور مربی مقرر کرنا بھی مفید ثابت ہوگا۔

۲۔ اگر مجلس خدام الاحمدیہ قائم نہیں ہوئی تو وہاں کے پریذیڈنٹ صاحب یا سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ اپنے احمدی بچوں کی بہتری کی خاطر کسی موزوں دوست کو مربی اطفال مقرر فرما کر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کو اطلاع دیں اور بچوں کی تعداد بھی لکھیں تا ان کے حالات کے مطابق مربی صاحب کی رہنمائی کی جا سکے۔

۳۔ اگر مندرجہ بالا دونوں طریق سے بھی کامیابی حاصل نہ ہو۔ تو احمدی بچے اعلان کے پڑھتے ہی خود جمع ہوں اور اپنے میں سے کسی کو سیکرٹری اطفال مقرر کریں۔ اور بچوں کی تعداد اور سیکرٹری کے نام سے مہتمم اطفال الاحمدیہ ربوہ کو اطلاع دی جائے تا اطفال الاحمدیہ کے کام کو چلانے کے لئے ہدایات دی جائیں۔

اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ۔ فارم۔ رکنیت فارم۔ بجٹ فارم اور امتحانات کا کورس آپ کے کارڈ آنے پر آپ کو بھجوایا جا سکتا ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

عہدیداران احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لائلپور

مورخہ ۲۲/۱۱ بروز جمعہ کو احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کا انتخاب ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:۔

۱۔ پریذیڈنٹ :۔ سرور بھٹی صاحب ایم۔ ایس۔ سی سٹوڈنٹ
۲۔ وائس پریذیڈنٹ :۔ سید محمد احسن ہاشمی صاحب
۳۔ سیکرٹری :۔ شیخ سمیع اللہ صاحب
۴۔ جائنٹ سکرٹری :۔ انور احمد صاحب
۵۔ فنانشل سیکرٹری :۔ آصف حیات صاحب

(سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لائلپور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد عنایت اللہ خان صاحب افغان اپنے بیٹے کی وفات کے بعد سے بہت بیمار چلے آ رہے ہیں۔ حالت بہت نازک رہتی ہے۔ بے ہوشی طاری ہے۔ برادران جماعت و درویشان قادیان میرے والد صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ خدا تعالیٰ مکمل صحت عطا فرمائے

(اہلیہ سید سجاد احمد صاحب مینیجر جعفر فلور ملز جبڑانوالہ)

۲۔ مکرم حکیم محمد حسین صاحب موضع لکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ سردار بی بی صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ دوست ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔

(فضل الرحیم کارکن وکالت مال تحریک جدید)

بقیہ لیڈر

صفحہ ۳ سے آگے:

تربیت یافتگان اس جماعت احمدیہ کی مخالفت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے اور اس کی مخالفت کے لئے احراریوں تک سے سازباز کرتے ہیں اہل علم حضرات کو اکسانے ہیں اور عوام کو فساد فی الارض تک لے جانے سے پرہیز نہیں کرتے اور بھولے بھالے مسلمانوں میں وقتی سرخروئی حاصل کرنے کے لئے غلاف کعبہ تک کی پرستش کرانے سے بھی نہیں چوکتے پھر جب حکومت ان کی تخریبی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیتی ہے تو اس کا الزام جماعت احمدیہ پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں نیک دل قربانی کے پیکر اسلام کے فدائی احمدیوں کو جو دینی کارکردگی سے اسلامی دیانت اور مومنانہ محنت و مشقت کا نمونہ قائم کر کے لوگوں کی نظروں میں وقار حاصل کرتے ہیں ان کو بدنام کرنے کے لئے طرح طرح کی جھوٹی افواہیں پھیلاتے ہیں۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں جس نے اقوام متحدہ کے ایوان میں قرآن کریم کی آیات سنائی ہیں جس نے اقوام متحدہ کی صدارت کا آغاز قرآن مجید پڑھ کر کیا اس کی اسلامی تقریروں کو توڑ مروڑ کر احمدیت کے خلاف پروپیگنڈہ کے لئے استعمال کرنا مودودی صاحب کے ہی تربیت یافتہ اسلامی نظام قائم کرنیوالوں کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے لاہور کے اسلامی سیمینار میں جب اس کے مہتمم چوہدری ظفر اللہ خان کو ایک اجلاس کی صدارت پیش کرتے ہیں اور پروفیسر محمد اسلم جیسے ماہر اسلام کی تقریر رکھتے ہیں تو مودودی صاحب نہایت چالبازی سے اس کو منسوخ کرا دیتے ہیں اور تمام دنیا میں مسلمانوں کی تنگ نظری کا الزام اور بھی نمایاں کر دیتے ہیں۔

الغرض مودودی صاحب نے اپنی تصانیف اور اپنی سرگرمیوں سے نہ صرف پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کے راستہ میں روڑے اٹکا رکھے ہیں بلکہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے دروازوں کو بھی بند کرنے کی کوشش کر رکھی ہے کیونکہ انہوں نے اپنی باغیانہ افتاد طبع کا ٹھپہ اسلام پر بھی لگا رکھا ہے اور اس کو جبر و اکراہ کی کھیتی بنانے کی سعی کی ہے جو اسلام کی ضد اور لادینی تحریکوں کا ہی طرۂ امتیاز ہے جس کی یہ روحانی اور جادوانی تحریک ہرگز متحمل نہیں ہو سکتی ڈر ہے کہ اگر آپ کی سرگرمیاں جاری رہیں تو جلد ہی آپ دیکھیں گے کہ پاکستان سے بھی نعوذ باللہ اسلام کا رہا سہا نام مٹ جانے کے آثار پیدا ہو جائیں گے کیونکہ یہ انسانی فطرت ہے کہ خواہ کتنی ہی مقدس بات اس پر جبر و اکراہ سے ٹھونسنے کی کوشش کی جائے اس کا ردعمل مخالفت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور انسان، انسان سے حیوان اور حیوان سے شیطان بن جاتا ہے۔

حیاتِ نورؔ

(مصنفہ شیخ عبدالقادر صاحب)

پیش لفظ رقم فرمودہ قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب:-

"شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "حیات طیبہ" (سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی وجہ سے جماعت میں کافی متعارف ہو چکے ہیں اور شہرت پا چکے ہیں۔ اب انہوں نے خدا کی توفیق سے حضرت حاجی الحرمین مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی سیرۃ لکھنی شروع کی ہے اور مجھے اس کے پیش لفظ لکھنے کے لئے درخواست کی ہے۔

—— حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنے **علم و فضل** اور **تقویٰ و طہارت** اور **توکل علی اللہ** اور **اطاعت امام** میں ایک مقام رکھتے تھے جو بعض لحاظ سے عدیم المثال تھا ان کی تعریف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر کافی ہے کہ:-

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

—— دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس مرد مومن کے متعلق یہ شاندار توصیفی الفاظ استعمال کئے ہیں کہ مولوی نورالدین صاحب اس طرح میری پیروی کرتے ہیں جس طرح کہ انسان کی نبض اس کے دل کی حرکت کے پیچھے چلتی ہے حقیقتاً حضرت مولوی صاحب کا **مقام اطاعت** اور **مقام توکل** بہت ہی بلند تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعوے سے پہلے یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالےٰ مجھے کوئی ایسا مددگار عطا فرمائے جو میرا دست و بازو ہو کر کام کر سکے چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت حاصل کی تو انہیں دیکھتے ہی حضور کے دل سے یہ صدا نکلی کہ

ھذا دعائی

"یعنی یہ مرد مومن میری دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ ہے"

—— حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ارفع شان اور علم کی گہرائی اور خداداد بصیرت اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ابھی بچہ ہی تھے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق وثوق کے ساتھ فرمایا کہ یہی ہونے والا **مصلح موعود** ہے۔

میں نے شیخ عبدالقادر صاحب کی اس کتاب کو صرف کہیں کہیں سے دیکھا ہے مگر میں امید کرتا ہوں کہ خدا کے فضل سے یہ کتاب بھی قریباً قریباً اسی شان کی کتاب ہو گی جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح میں لکھی ہے مجھے یقین ہے کہ دوست اس مفید کتاب کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے تاکہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے انوار قدسیہ سے زیادہ سے زیادہ برکت حاصل کر سکیں"

خاکسار
مرزا بشیر احمد
ربوہ

اعلان نکاح

میرے بڑے لڑکے محمد طفیل خان صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج چارسدہ ضلع پشاور کا نکاح ہمراہ عزیزہ ناصرہ رحمان بی اے بی ٹی دختر حافظ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر محترم حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک میں بعد از نماز ظہر مورخہ ۲۸-۱۱-۶۳ کو پڑھا۔

احباب جماعت، صحابہ کرام اور درویشان قادیان دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور اعلیٰ ثمرات سے نوازے۔

خاکسار محمد ابراہیم خان پنشنر پولیس
زمیندار موضع جمعیؔ کالی محلہ دارالعلوم غربی۔ ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۳۰ نومبر۔ ہندوستان امریکہ پر بار بار زور دینے کے باوجود جدید ترین جیٹ طیارے حاصل نہیں کر سکے گا ہندوستان کا کہنا ہے کہ اسے یہ طیارے غیر مشروط طور پر دیئے جائیں لیکن امریکہ ان کا معاوضہ یہ مانگتا ہے کہ اسے ہندوستان کی فوجی امداد کے استعمال کی نگرانی کا حق دیا جائے اور ہندوستان کی فضائی مشقوں میں امریکی طیارے بھی حصہ لیں گے۔

ہندوستانی وزیر اعظم نہرو نے امریکی اخبار شکاگو نیوز کے نامہ نگار سے انٹرویو میں کہا کہ ہم امریکہ سے آواز سے تیز رفتار طیارے غیر مشروط طور پر حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ ہندوستان کو اپنی غیر جانبداری کا بھرم کھل جانے کا خدشہ ہے مسٹر نہرو نے کہا کہ فضائی مشقوں کے لئے امریکی طیاروں کے ہندوستان آنے کی ضرورت نہیں

شکاگو نیوز کے نامہ نگار نے کہا کہ جس طرح ہندوستانی حکام امریکی طیارے حاصل کرنا چاہتے ہیں اسی طرح امریکی حکام کی خواہش ہے کہ بھارت کو ہوائی جہاز مہیا کریں لیکن امریکہ یہ کارگر ہتھیار قیمت وصول کئے بغیر دینے پر تیار نہیں ان طیاروں کے معاوضہ کے طور پر امریکہ یہ چاہتا ہے کہ اسے امریکی فوجی امداد کے استعمال کی نگرانی کا حق دیا جائے اور امریکی طیاروں کو وقتاً فوقتاً مشترکہ مشقوں میں حصہ لینے کے لئے ہندوستان آنے کا موقعہ دیا جائے۔

• نئی دہلی ۳۰ نومبر۔ ہندوستان میں امریکی سفیر چیسٹر باؤلز نے واشنگٹن سے واپسی پر کہا کہ امریکہ بدستور ہندوستان کی فوجی امداد کرتا رہے گا اور اس بات کا کوئی اندیشہ نہیں کہ اس کی بناء پر پاک و ہند جنگی تیاریوں کے چکروں میں مبتلا ہو جائیں گے صدر جانسن ہندوستان کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔

• نئی دہلی ۳۰ نومبر۔ ہندوستانی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ کو بتایا ہے کہ حکومت ہندوستان راجشاہی میں ہندوستانی ہائی کمیشن کو بند کرنے کے احکامات کے خلاف احتجاج کرے گی۔ انھوں نے ایوان زیریں کو بتایا کہ حکومت پاکستان سے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کو کہا جائے گا لیکن حکومت ہندوستان اس قسم کی کوئی جوابی کارروائی نہیں کرے گی پنڈت نہرو نے کہا جہاں تک ہندوستانی ہائی کمیشن پر اس الزام کا تعلق ہے کہ وہ مشرقی پاکستان میں آباد ہندوؤں کو پاکستان سے ہندوستان منتقل ہونے پر آمادہ کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے یہ الزام قطعی بے بنیاد ہے انھوں نے پاکستان کے اس اقدام کو غیر معمولی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر پاکستان نے اپنے فیصلے کو نہ بدلا تو حکومت ہندوستان سوچے گی کہ کیا اقدام کیا جائے گا۔

• مرزاپور ۳۰ نومبر۔ صدر ایوب نے مشرقی پاکستان کے عوام کو یقین دلایا ہے کہ حکومت اس بات کی خواہاں ہے کہ مشرقی پاکستان کے عوام بھی ملک کی ترقی و توسیع اور نظم و نسق میں برابر حصہ لیں اور اس کام میں ملک کے دوسرے حصوں سے کسی طرح پیچھے نہ رہیں۔

صدر موصوف نے یہاں کے کیڈٹ کالج کا سنگ بنیاد رکھ رہے تھے یہ کالج اپنی قسم کا دوسرا ادارہ ہے مشرقی پاکستان میں اس قسم کا ایک اور کالج قائم کیا جائے گا ان تینوں کیڈٹ کالجوں کی تعمیر پر دو کروڑ ۳۲ لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔

صدر نے کہا کہ یہ ضروری ہے کہ ہونہار طلباء کو اوائل عمری میں انتخاب کر کے مناسب تربیت دی جائے تاکہ جب بڑے ہوں تو اپنی ذمہ داریوں سے اچھی طرح عہدہ برآ ہو سکیں۔

• ڈھاکہ ۳۰ نومبر۔ مسٹر فضل القادر چوہدری نے کل قومی اسمبلی کے سپیکر کے عہدے کا حلف اٹھا لیا حلف اٹھانے کی رسم ڈپٹی سپیکر چوہدری محمد افضل چیمہ نے ادا کی اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر فضل القادر چوہدری نے ایوان کو یقین دلایا کہ وہ اراکین کے حقوق کی حفاظت کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔

انھوں نے کہا وقت کا تقاضا ہے کہ ہم پھر وہی قدریں حاصل کریں جن سے قیام پاکستان کی تحریک شروع ہوئی تھی اگر ایوان نے اس وقت اپنے فرائض کی بجا آوری میں کوتاہی کی تو ملک کو بڑا نقصان پہنچے گا۔ میں نے جس عہدہ کو سنبھالا ہے مجھے اس کی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس ہے اور میں اس بات کی کوشش کروں گا کہ اپنے فرائض غیر جانبدارانہ اور منصفانہ طور پر ادا کروں۔

• لاہور ۳۰ نومبر۔ ۲۵ نومبر کو ختم ہونے والے ہفتے میں راولپنڈی۔ میانوالی۔ ملتان اور بہاولپور کے مختلف حصوں سے بارش پڑنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان علاقوں میں فصلوں کی حالت معمول کے مطابق ہے۔

لاہور۔ سرگودھا۔ لائل پور۔ ملتان اور پشاور کے اضلاع میں خریف کی فصل کاٹی جا رہی ہے اور صرف لاہور۔ سرگودھا۔ لائل پور۔ ملتان۔ بہاولپور رحیم یار خان اور پشاور کے اضلاع میں ربیع کی فصل بوئی گئی۔ سنٹرل باری دوآب۔ دیپالپور۔ اپر جہلم کے علاوہ باقی تمام نہروں میں پانی کی فراہمی مناسب ہے۔ مویشیوں کی حالت عام طور پر تسلی بخش ہے۔

• واشنگٹن ۳۰ نومبر۔ سابق صدر کینیڈی کا خاندان امریکہ میں سیاسی اعتبار سے انتہائی طاقتور سمجھا جاتا ہے لیکن جان ایف کینیڈی کے بعد اب یہ سوال پوچھا جا رہا ہے کہ کینیڈی خاندان اب بھی سیاسی اقتدار کے لئے جدوجہد کرے گا یا نہیں خیال ہے کہ امریکہ میں یوم تشکر کے موقعہ پر کینیڈی خاندان کے افراد ہائینس پورٹ کے آبائی شہر میں جمع ہوں گے تو خاندان کے افراد اس مسئلہ پر غور کریں گے کہ انھیں صدر کینیڈی کا جانشین بننے کی کوشش کرنی چاہیئے یا نہیں اگر سیاسی سرگرمیاں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا تو خیال ہے کہ اٹارنی جنرل کینیڈی اپنے بھائی کا جانشین بننے کی کوشش کریں گے ایسی صورت میں عملی اقدامات کینیڈی خاندان کی روایت کے مطابق صدارتی انتخاب سے پہلے شروع کر دیئے جائیں گے۔

• لندن ۳۰ نومبر۔ لندن ایوننگ سٹینڈرڈ نے کل اپنے صفحہ اول پر ایک خبر شائع کی ہے کہ برطانوی پولیس کے ہیڈ کوارٹر سکاٹ لینڈ یارڈ کو اطلاع ملی ہے کہ مسٹر الیکسی سولداٹوف سفیر سوویٹ یونین کو قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔

نکاح کی مبارک تقریب

—— بقیہ صفحہ اول ——

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذُرّیت طیبہ کے متعلق خدائی الہامات اور مہتم بالشان آسمانی بشارات بیان کر کے واضح فرمایا کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی ہر تقریب ایک نشان کی حیثیت رکھتی ہے اور خدائی بشارتوں کے پورا ہونے کے باعث ہمارے لئے نہایت درجہ خوشی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوتی ہے۔ اسی لئے نکاح کی اس تقریب پر بھی جو نماز جمعہ کے بعد عمل میں آئے گی ہمارے دل بے حد مسرور ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

آپ نے مزید کہا جو دوست اعلانِ نکاح کے بعد اجتماعی دُعا میں شریک ہونا چاہیں وہ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر مسجد میں ہی تشریف رکھیں۔ جب حضور ایدہ اللہ قصر خلافت میں دُعا کریں گے تو احباب کو اطلاع کر دی جائے گی اور وہ بھی دُعا میں شمولیت کی سعادت حاصل کر سکیں گے۔ چنانچہ نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد احباب مسجد میں ہی بیٹھے رہے۔ اور جب حضور نے قصر خلافت میں نکاح پڑھنے کے بعد اجتماعی دعا کرائی تو مسجد میں بیٹھے ہوئے جملہ احباب اس میں شریک ہوئے۔

صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب اور صاحبزادی سیدہ امۃ الحلیم صاحبہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتا اور پڑپوتی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پوتا اور پوتی ہیں۔

ادارۂ الفضل نکاح کی اس بابرکت و پُر مسرت تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر جملہ افراد خاندان کی خدمت میں نہایت ادب سے دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو خاندان، سلسلہ احمدیہ اور اسلام کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے اور یہ رشتہ دین و دنیا، ظاہر و باطن اور حال و مستقبل کے اعتبار سے نتائج خیر کا حامل اور مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ اللھم آمین۔

اعلان نکاح

عزیزم برادرم ڈاکٹر عبدالشکور غنی ایم بی بی ایس۔ اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال ایبٹ آباد ابن بابو عبدالغنی صاحب انبالوی مرحوم کا نکاح لیڈی ڈاکٹر سعیدہ الحق ایم بی بی ایس بنت مولوی عبدالحق صاحب کے ساتھ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۹/۱۱/۶۳ بروز جمعہ مسجد مبارک میں بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(عبدالرشید غنی ایم ایس سی۔ لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

نوٹ:۔ مکرم عبدالرشید غنی صاحب نے اس خوشی میں تین مستحق احباب کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

یوم والدین کے موقع پر جلسوں کا انعقاد

مورخہ ۱۲/۱۲/۶۳ بعد نماز مغرب ربوہ کے ہر بلاک میں یوم والدین کے سلسلہ میں ایک اہم جلسہ ہو رہا ہے جس میں علماء سلسلہ تقاریر فرمائیں گے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اپنے متعلقہ بلاک کے اجلاس میں شریک ہو کر اس کو کامیاب بنائیں۔ بچوں کی تربیت کے لئے والدین یا سرپرستوں کی شرکت بھی بہت ضروری ہے

ناظم اطفال
مجلس اطفال الاحمدیہ۔ ربوہ